روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۲/۷۷ | ہفتہ ۔ ۲۹ ۔ صفر ۱۴۱۳ھ ، ۲۹ ۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش ، ۲۹ ۔ اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنا حق لیں غیر کا حق نہ ماریں

دَولت تو ہے ہی ایک ہاتھ سے نکل کر دوسرے ہاتھ میں جانے والی ۔ جہاں تک دَولت کا ایک ہاتھ سے نکل کے دوسرے ہاتھ میں جانا ہے دین حق نے بنیادی طور پر یہ حکم دیا ہے کہ ہر شخص اپنا حق لے ۔ غیر کا حق نہ مارے ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اگر کہو کہ وہ نعمتیں کیوں کر ہوں گی ؟ تو اس کا جواب صاف ہے ۔ اللہ تعالیٰ خلق جدید پر قادر ہے ۔ خود انسان کا اپنا وجود بھی خیالی ہے ۔ جس قطرہ سے پیدا ہوتا ہے وہ کیا چیز ہے ؟ پھر خیال کرو کہ اس سے کیسا اچھا انسان بناتا ہے ۔ کیسے عقلمند ، خوب صورت ، بہادر ۔ پھر وہی خدا ہے جو دوسرے عالم میں خلقِ جدید کرے گا ۔ دیکھنے میں وہ لذات اور میوہ جات ہمرنگ ہوں گے لیکن کھانے میں ایسے لذیذ ہوں گے کہ نہ کسی آنکھ نے ان کو دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی زبان نے ان کو چکھا اور نہ وہ کسی خیال میں گذرے ۔

بہشت کی لذّات میں ایک اَور بھی خوبی ہے جو دنیا کی لذّتوں میں اور جسمانی لذّتوں میں نہیں ہے ۔ مثلاً انسان روٹی کھاتا ہے تو دوسری لذّتیں اسے یاد نہیں رہتی ہیں ۔ مگر بہشت کی لذات نہ صرف جسم ہی کے لئے ہوں گی بلکہ رُوح کے لئے بھی لذّت بخش ہوں گی ۔ دونوں لذّتیں اس میں اکٹھی ہوں گی اور پھر اس میں کوئی کثافت نہ ہوگی ۔ اور سب سے بڑھ کر جو لذّت ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا مگر دیدارِ الٰہی کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہاں ہی سے تیاری ہو ۔ اور اس کے دیکھنے کے لئے یہاں ہی سے انسان آنکھیں لے جاوے ۔ جو شخص یہاں تیاری کر کے نہ جاوے گا وہ وہاں محروم رہے گا ۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۰۳ - ۴۰۴)

محترم قریشی ناصر احمد صاحب کے بارے میں ایک وضاحت

روزنامہ الفضل ۲۷ ۔ جولائی ۱۹۹۲ء میں محترم قریشی ناصر احمد صاحب کی تدفین کی خبر میں ان کے حالات زندگی شائع ہوئے ہیں جس میں لکھا گیا ہے کہ وہ ایک سال تک امیر ضلع سکھر بھی رہے اس ضمن میں مکرم مبارک احمد صاحب ناصر امیر ضلع سکھر نے وضاحت کی ہے کہ محترم قریشی عبدالرحمٰن صاحب کی وفات کے بعد محترم سید نجم الحق صاحب امیر ضلع مقرر ہوئے ان پر حملہ ہونے کے بعد محترم ملک محمود عالم صاحب قائم مقام امیر ضلع مقرر ہوئے اور مکرم قریشی ناصر احمد صاحب نائب امیر مقرر ہوئے ۔ مکرم قریشی ناصر احمد صاحب اس عہدے پر تین ماہ رہے اور اس کے بعد گرفتار ہو گئے اور سات سال تک اسیر راہ مولا رہے

(ادارہ)

امتیازی کامیابی

○ ڈاکٹر منیر احمد مبشر ابن مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان سے ڈپلومہ ان آپتھلمالوجی (DOMS) کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کر کے ماہر امراضِ چشم کا درجہ حاصل کر لیا ہے ۔

○ ڈاکٹر عمران احمد خان ابن مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی کو امریکن انسٹی ٹیوٹ آف الٹرا ساؤنڈ ان میڈیسن کی ممبر شپ سے نوازا گیا ہے ۔ وہ حال ہی میں بیرون ملک سے الٹرا ساؤنڈ کی اعلیٰ تربیت حاصل کر کے آئے ہیں ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو مخلص احمدی نوجوانوں کو مخلوق خدا کی خدمت کے مقدس فریضہ سے کماحقہٗ عہدہ برآء ہونے کی توفیق عطا فرمائے ۔

بخشش مانگنے سے سچّی توبہ نصیب ہوتی ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع)

(ایمان لانے والے) کی سوسائٹی اگر بعض بدیاں بھی رکھتی ہے تو حیاء کے ذریعے وہ پتوں سے اپنے تن ، اپنی کمزوریاں ڈھانپنے کی کوشش کرتی رہتی ہے اور اس کے نتیجے میں نقصان نہیں بلکہ فائدہ پہنچتا ہے ۔ دیکھنے والوں کے لئے ٹھوکر نہیں ہوتی اور اپنے لئے وہ حیاء اکسیر کا کام دیتی ہے اور دن بدن انسان اپنی بدیوں سے خود شرماتا رہتا ہے ۔ پس وہ لوگ جو سلوک کی راہوں پر چلنے کے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ بسا اوقات جب بدیاں ان سے نہیں چھٹیں تو وہ کیسے کیسے اپنے نفس سے شرمندہ رہتے ہیں ۔ حیاء اور ریاء میں یہی فرق ہے ۔ ریاء کار کی بدیاں اگر دوسرے کو معلوم نہ ہوں تو اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی اور اس کو کوئی شرم نہیں آتی ۔ اس کو صرف اس وقت شرم آتی ہے جب اس کی بدیاں پکڑی جائیں اور غیر ان کو دیکھ لیں ۔ وہ (ایمان والا) جو ریاء نہیں کرتا بلکہ حیاء کرتا ہے اس کو جب کوئی بھی دیکھ نہیں رہا ہوتا تب بھی وہ شرما رہا ہوتا ہے ۔ اور اپنی ذات سے شرما رہا ہوتا ہے ۔ اپنے خدا سے شرما رہا ہوتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ میں اپنے آپ کو کسی طرح چھپا لوں اسی کا نام (بخشش کا مانگنا) ہے ۔ کیونکہ (اس) کا مطلب ہے اپنے آپ کو ڈھانپنا ۔ جیسے بعض دفعہ کیڑے جو روشنی برداشت نہیں کر سکتے وہ زمین کو کرید تے ہوئے زمین میں چھپ جاتے ہیں ۔ اپنے اوپر مٹی ڈال لیتے ہیں ۔ پس ایسے ہی (ایمان والے) جو خدا کے نور سے اس لئے شرماتے ہیں کہ وہ بد ہیں اور ان کے اندر کمزوریاں ہیں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹۔ ظہور ۱۳۷۱ہش ۲۹۔ اگست ۱۹۹۲ء

یہ دنیا ـــ اور ہمارا کام

یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس دنیا کی زندگی عارضی ہے اور ہر شخص اور ہر چیز فانی ہے ۔ ہم اکثر یہ بات بھولے رہتے ہیں ۔ نہ کہنے کے باوجود سمجھتے یہی ہیں کہ یہیں رہنا ہے ۔ کبھی کوئی کام اس خیال سے نہیں کرتے ۔ کہ خدا جانے کب اسے ادھورا چھوڑنا پڑے اور اگلی دنیا کے سفر پر چل پڑیں ۔ پروگرام بناتے ہیں تو بڑے بڑے ۔ اور ان کی تکمیل کا اس طرح یقین ہوتا ہے کہ گویا اس سے پہلے کہیں جانا ہی نہیں ہے ۔

یہی وجہ ہے کہ جب اچانک جانا پڑتا ہے ۔ اور کام ادھورے چھوڑنے پڑتے ہیں تو افسوس بھی ہوتا ہے اور حسرت بھی ۔ نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ دوسروں کو بھی ۔ سب لوگ حیران ہوتے ہیں کہ یہ کیا ہو گیا ۔ ابھی تو بیچارے کو یہ بھی کرنا تھا اور وہ بھی کرنا تھا ۔ اور بعض لوگ موت کو سفاک کہنے لگتے ہیں ۔ گویا ہمارے جانے کا فیصلہ موت کرتی ہے ۔ موت وجہ تو بنتی ہے لیکن فیصلہ تو کہیں اور ہوتا ہے اور یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ فیصلہ تو بہت پہلے ہو چکا ہوتا ہے ۔ وہ جو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ ہر شخص سفر کر رہا ہے ۔ اور اس کے اس سفر کیلئے ٹکٹ اس کے ہاتھ میں ہے ۔ اگرچہ وہ یہ نہیں دیکھ سکتا کہ کس سٹیشن کا ٹکٹ ہے ۔ جب وہ سٹیشن آتا ہے تو اتر جاتا ہے اگر یہی بات ہے اور واقعی یہی بات ہے تو پھر انسان کو ہر لمحہ تیار رہنا چاہیئے ۔ خدا جانے کس کا سٹیشن کب آ جائے اور وہ گاڑی سے اترنے پر مجبور ہو جائے ۔

اگر ہم اپنے ہر کام کو یہ مد نظر رکھ کر سرانجام دیں کہ جب تک ہم ہیں کام کرتے رہیں گے اور جب بلاوا آ جائے گا ۔ بخوشی اس کو ترک کر دیں گے ۔ تو حسرت کے احساس سے محفوظ ہو جائیں ۔ یہاں رہتے ہیں بھی خوشی محسوس کریں اور یہاں سے جاتے وقت بھی خوشی محسوس کریں کہ جتنا وقت خدا نے دیا اس کے اندر اندر جو کچھ ہم سے ہو سکا ہم نے کیا ۔ نیک نیتی سے کیا اور محنت اور لگن سے کیا ۔ اور جو رہ گیا ہے وہ ہمارا کام تھا ہی نہیں ۔ آخر دوسروں کو بھی تو کام کرنے ہیں ، ہم نے چھوڑا ہے کوئی اور کرے گا ۔

اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا مانگتے رہنا چاہیئے کہ اس کے دئے ہوئے وقت کے اندر جو کام بھی کر سکتے ہیں ۔ خوشدلی اور لگن سے کریں ۔

ترے دانہ و دام کچھ بھی نہیں ہیں
یہ نا دیدہ اوہام کچھ بھی نہیں ہیں
ہیولوں سے ڈرنا نہیں میری فطرت
لگے ہیں جو الزام ، کچھ بھی نہیں ہیں

ـــــ ابو الاقبال

وہ مری آنکھوں سے اوجھل ہے نہ میرے دل سے دُور
وائے مجبوری کہ بیٹھا ہوں مَیں اُس محفل سے دُور

لذّتِ آوارگی سے ہُوں سدا صحرا نورد
آ کے منزل تک نکل جاتا ہوں پھر منزل سے دُور

لامکاں کی سمت رہ رہ کر کھنچا جاتا ہے دل
کوئی تسکیں بخش جلوہ ہے مہِ کامل سے دُور

میرے دل میں آرزو کوئی نہ ہے لب پر سوال
وہ کھڑے شرما رہے ہیں ہٹ کے مجھ سائل سے دُور

ڈھونڈتا ہوں ان میں جھک جھک کر میں اپنے آپ کو
کچھ نئے بسمل تڑپتے ہیں درِ قاتل سے دُور

عشق کی آوارگی خود بن گئی زنجیرِ پا
قیس جا سکتا نہیں لیلیٰ! ترے محمل سے دُور

دیکھ لیں کس بل ابھی بپھرے ہوئے طوفان کا
ناخدا لے چل سفینے کو ذرا ساحل سے دُور

وہ ملاتے ہیں نظر اک ایک سے میرے سوا
بجلیاں گرتی ہیں کشتِ عشق کے حاصل سے دُور

اے تبسّم! شہر میں تم عشق کر سکتے نہیں
رکھ سکو گے ناصحوں کو تم یہاں مشکل سے دُور

عبد الرشید تبسّم

گناہ کا ارتکاب ـــ ایمان کی کمی

"کیا وجہ ہے کہ خدا کو قادر، مقتدر اور احکم الحاکمین، علیم و خبیر اور اخذ شدید والا مان کر اور یقین کر کے بھی اس سے گناہ سرزد ہوتے ہیں ۔ حالانکہ اپنے معمولی دوستوں آشناؤں حاکموں اور شرفاء کے سامنے جن کا نہ علم ایسا اور نہ ان کی طاقت اور حکومت خدا کے برابر ۔ ان کے سامنے بدی کا ارتکاب کرتے ہوئے رُکتا ہے اور خدا سے لاپرواہ ہے اور اس کے سامنے گناہ کئے جاتا ہے ۔ اس کی اصل وجہ صرف ایمان کی کمی اور صفاتِ الٰہی سے غفلت اور لاعلمی ہے ۔"

(حضرت امام جماعت الاوّل (از خطبہ فرمودہ ۲۰۔ مارچ ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت (الثانی) کو ۱۹۳۴ء میں کئی بار لاہور، فیروزپور اور گوجرانوالہ تشریف لے جانا پڑا۔ حضور ۱۸ جنوری کو قادیان سے روانہ ہو کر لاہور تشریف لے گئے اور یہاں سے چل کر فیروزپور اور قصور میں قیام پذیر ہونے کے بعد ۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء کو وارد قادیان ہوئے۔ حضور نے اسی سفر کے دوران ۲۵ جنوری کو بمقام قصور ایک معرکۃ الآراء تقریر فرمائی۔ اس کے بعد حضور کو ۲۴ فروری سے لے کر یکم مارچ تک دوبارہ لاہور اور فیروزپور کا سفر اختیار کرنا پڑا۔

۲۔ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی علالت کے سلسلہ میں حضور ۱۸ اپریل کو گوجرانوالہ تشریف لے گئے اور گوجرانوالہ اور لاہور میں قیام پذیر رہنے کے بعد ۲۲ اپریل کو قادیان میں رونق افروز ہوئے۔ صاحبزادی صاحبہ کی عیادت کے سلسلہ میں بار بار آپ کو لاہور جانا پڑا۔

۳۔ لاہور میں بعض علمی لیکچروں کا پروگرام تھا۔ جس میں شمولیت کے لئے حضور ۲۸ مئی کو قادیان سے لاہور تشریف لے گئے۔ قیام لاہور کے دوران حضور کے دو شاندار لیکچر ہوئے۔ جن کا انتظام پنجاب لٹریری لیگ نے کیا۔

پہلا لیکچر "عربی زبان کا مقام السنہ عالم میں" کے موضوع پر ڈاکٹر برکت علی صاحب قریشی ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی پرنسپل اسلامیہ کالج کی صدارت میں ۳۱ مئی کو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ ہال میں ہوا جو ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب جاری رہا اور بہت مقبول ہوا۔ ہال کی وسعت سے بہت زیادہ ٹکٹ جاری کرنے کے باوجود بہت سے لوگوں کو جگہ کی تنگی کی وجہ سے لیکچر سننے کا موقع نہ مل سکا۔

اختتام پر جناب صدر صاحب نے شکریہ ادا کرنے کے بعد حاضرین کو لیکچر سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔ اور خواہش ظاہر کی کہ ایسے علمی مضامین پھر بھی سننے کا موقع ملے۔

صدارتی خطاب کے بعد لالہ کنور سین صاحب سابق چیف جج کشمیر نے انگریزی زبان میں ایک تقریر کی جس کا مفہوم یہ تھا کہ آج قابل لیکچرار نے زبان عربی کی فضیلت پر جو دلچسپ اور معرکۃ الآراء تقریر کی ہے اسے سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور اس لحاظ سے بھی مجھے خوشی ہے کہ ذاتی طور پر میرے آپ سے تعلقات ہیں۔ چنانچہ آپ کے والد ماجد سے میرے والد صاحب (لالہ بھیم سین صاحب) نے عربی زبان سیکھی تھی۔ جب میں لیکچر سننے کے لئے آیا اس وقت میں نے خیال کیا تھا کہ مضمون اس رنگ میں بیان کیا جائے گا جس طرح پرانی طرز کے لوگ بیان کیا کرتے ہیں۔ مگر جو لیکچر دیا گیا وہ نہایت ہی عالمانہ اور فلسفیانہ شان اپنے اندر رکھتا ہے۔ میں جناب مرزا صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے ان کے لیکچر کے ایک ایک حرف کو پوری توجہ اور کامل غور کے ساتھ سنا ہے۔ اور میں نے اس سے بہت ہی حظ اٹھایا اور فائدہ حاصل کیا ہے مجھے امید ہے کہ اس لیکچر کا اثر مدتوں میرے دل پر رہے گا۔ اور میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ جن دوسرے احباب نے یہ مضمون سنا ہے وہ بھی تا دیر اس کا اثر اپنے دلوں میں محسوس کریں گے۔ باقی زبان کے متعلق چونکہ نظریوں میں اختلاف ہے اور سنسکرت زبان بھی بہت سے قواعد پر مبنی ہے اس لئے عربی اور سنسکرت کا مقابلہ کرنے میں میں نہیں پڑنا چاہتا۔ اور ایک دفعہ پھر قابل لیکچرار کے بیش قیمت لیکچر کا دلی اخلاص سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

دوسرا لیکچر ۲ جون کو ڈاکٹر ایس۔ کے دتہ پرنسپل فورمین کرسچین کالج کی صدارت میں ٹاؤن ہال میں ہوا۔ حضور کا یہ لیکچر "کیا انسان مذہب کا محتاج نہیں" کے عنوان پر تھا جو تقریباً ۲ گھنٹے تک جاری رہا۔ سامعین میں کالجوں کے پروفیسر۔ وکلاء اور طلباء خاص طور پر شامل تھے۔ لیگ کی طرف سے حضور کو پھولوں کا ہار پہنایا گیا۔ صدر جلسہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں سامعین کو متوجہ کیا کہ وہ ایسی عظیم الشان شخصیت کا لیکچر بہت توجہ سے سنیں۔ اور آخر میں لیکچر کی بہت تعریف کی اور خواہش ظاہر کی کہ پھر بھی لاہور کی پبلک کو آپ کے قیمتی خیالات سننے کا موقع میسر آئے۔

"جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ ادنیٰ نہیں۔ بلکہ اعلیٰ ہے۔ بشرطیکہ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپکو بچائے"

(از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

الحکم۔ جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار

جماعت احمدیہ کے قیام پر آٹھ برس ہو رہے تھے اور ابھی تک جماعت اپنے اخبار سے محروم تھی۔ حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے مخلصین کو ایک عرصہ سے اس کا احساس تھا لیکن اقتصادی حالات اس کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ آخر ایک لمبی کشمکش کے بعد جماعت کے ایک باہمت اور پرجوش نوجوان حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب کو (جو اس وقت امرتسر میں رہتے تھے اور ایک کامیاب صحافی کی حیثیت سے ادبی حلقے میں ان کے زور قلم کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی) اس طرف پُرزور تحریک ہوئی۔ جس پر انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا۔ حضرت اقدس نے اپنے دست مبارک سے اس عریضے کا جواب دیا۔ اس کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم کو اس بارہ میں تجربہ نہیں۔ اخبار کی ضرورت تو ہے مگر ہماری جماعت غرباء کی جماعت ہے۔ مالی بوجھ برداشت نہیں کر سکتی۔ آپ اپنے تجربہ کی بناء پر جاری کر سکتے ہیں تو کر لیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب اس وقت بالکل تہی دست تھے۔ دوسری طرف آپ کے بعض دوست آپ کو سرکاری ملازمت میں لانے پر مصر تھے۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کی دستگیری فرمائی اور الحکم ایسا بلند پایہ ہفت روزہ اخبار جاری کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اخبار الحکم کا پہلا پرچہ ۸ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو شائع ہوا۔ یہ اخبار ۱۸۹۷ء کے آخر تک ریاض ہند پریس امرتسر میں چھپتا اور امرتسر ہی سے شائع ہوتا تھا۔ مگر ۱۸۹۸ء کے آغاز میں یہ مرکز احمدیت میں منتقل ہو گیا۔ اور چند برسوں کے وقفہ کے ساتھ جولائی ۱۹۴۳ء تک جاری رہا۔ الحکم کے دور ثانی میں زمام ادارت ان کے فرزند جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی (جو کبھی مصر بھی تشریف لے گئے تھے) نے نہایت عمدہ رنگ میں سنبھال لی۔ اور الحکم کو اپنی زندگی کے آخری لمحات تک زندہ رکھا۔

الحکم کے ابتدائی حالات کے بارہ میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"اگست ۱۸۹۷ء کو ہنری مارٹن کلارک نے ایک نالش حضرت بانی سلسلہ کے خلاف کر دی۔ میں نے اس مقدمہ کے خلاف حالات دوسری جنگ مقدس کے نام سے لکھے۔ اس وقت مجھے سلسلہ کی ضروریات کے اعلان اور اظہار کے لئے اور اس پر جو اعتراضات پولیٹیکل اور مذہبی پہلو سے کئے جاتے تھے ان کے جوابات کے لئے ایک اخبار کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ اکتوبر ۱۸۹۷ء میں الحکم جاری کر دیا۔ اس وقت گورنمنٹ پریس کے خلاف تھی۔ اور موجودہ پریس ایکٹ اس وقت بھی قریب تھا کہ پاس ہو جاتا۔ تاہم انہی مشکلات میں میں نے خدا کا بھروسہ کر کے امرتسر سے اخبار الحکم جاری کر دیا۔ ۱۸۹۷ء کے آخر میں روزانہ پیسہ اخبار کے مکرر اجراء کی تجویز ہو چکی تھی اور منشی محبوب عالم صاحب کی خواہش کے موافق میں نے پیسہ اخبار کے ایڈیٹوریل سٹاف میں جانا منظور کر لیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ الحکم کا ہیڈ کوارٹر لاہور بدل دینا چاہیئے۔ اور محض اس خیال سے میں نے پیسہ اخبار کے ساتھ تعلق کرنا گوارا کر لیا تھا۔ مگر ۱۸۹۷ء کے دسمبر میں جب جلسہ سالانہ پر میں قادیان آیا تو یہاں ایک مدرسہ کے اجراء کی تجویز ہوئی اور اس کے لئے خدمات کے سوال پر میں نے اپنی خدمات پیش کر دیں اور اس طرح قدرت نے مجھے (دیار حضرت بانی سلسلہ) میں پہنچا دیا۔ الحکم کے اجراء کے وقت مجھے بہت ڈرایا گیا تھا کہ مذہبی مذاق کم ہو چکا ہے اور احمدیت کے ساتھ عام دشمنی پھیل چکی ہے اس لئے الحکم کامیاب نہ ہو گا۔ قادیان میں اس وقت پریس کی سخت تکالیف تھیں نہ پریس ملتا تھا نہ گل کش۔ اور نہ کاتب اور نہ یہ لوگ قادیان آ کر رہنا چاہتے تھے۔

حضرت یعقوب علی صاحب تراب کو قدرت نے زود نویسی کا زبردست جوہر ودیعت کر رکھا تھا جسے حضرت بانی سلسلہ کے فیض صحبت نے چار چاند لگا دئے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ خواہ دربار شام میں ارشاد فرماتے یا سیر میں چلتے ہوئے گفتگو فرماتے آپ حضور کے ان ملفوظات وارشادات کو کمال برق رفتاری سے قلمبند کر کے فوراً الحکم میں شائع کر دیتے۔ الحکم کے ذریعہ سے حضور کی تازہ بتازہ (ـ) کی اشاعت کا بھی اس میں خاص اہتمام ہو گیا۔ اسی طرح مرکز کے کوائف اور بزرگان سلسلہ بلکہ حضرت بانی سلسلہ کے گراں قدر مضامین بھی چھپنے لگے۔ اور جماعت کے احباب گھر بیٹھے حضرت بانی سلسلہ کے (ـ) مائدہ سے لطف اندوز ہونے لگے۔ اس طرح یہ اخبار حضرت بانی سلسلہ کی کتب کے سلسلہ کی تاریخ کا مستند ترین ذخیرہ اور جماعت کے ایک نئے دور کا سنگ میل بن گیا۔ ۱۹۰۱ء تک اخبار الحکم نے یہ بے مثال خدمت تنہا انجام دی۔ جو ایک غیر معمولی بات ہے۔ اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ کے کلمات

باقی صہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رفیق احمد صالح

مجھے یاد ہے......

دھیمے دھیمے قدم اٹھاتے ہوئے کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے۔ وہ رعب نہ تھا وہ دبدبہ نہ تھا عجیب کشش تھی۔ مجھے تو کسی تاریخی عمارت کا گماں ہوا۔ ربوہ ویسے تو بالکل ہی بدل چکا ہے مگر بعض شخصیات اور عمارتیں ایسی ہیں جو پرانے باسیوں کو ماضی میں گھسیٹ لیتی ہیں۔

یہ سن ساٹھ کا ذکر ہے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں کرکٹ کا میچ تھا خاکسار کرکٹ کی کمنٹری کر رہا تھا۔ یہ چونکہ بالکل ہی نیا تجربہ تھا لہٰذا اس کو بڑی دلچسپی سے سنا گیا اور پسند کیا گیا۔ اور حیرانگی کی بات ہے کہ ایک عرصہ گذر جانے کے بعد بھی کئی ذہنوں سے مٹا نہیں۔ اور یہ اسی کا کمال تھا کہ دسویں جماعت کے سالانہ امتحان میں زبانی سوال و جواب کی بجائے ممتحن کو کہا گیا کہ فزکس کیمسٹری کو چھوڑیں اس سے کرکٹ کی کمنٹری سن لیں۔ مجھے ہرگز توقع نہ تھی کہ میرا شوق۔ میری آواز اتنے سال گذر جانے کے بعد بھی کسی کے ذہن میں نقش رہے گی

شاید یہ انسٹھ کا واقعہ ہے کہ ہمارے سکول میں انسپکٹر مدارس تشریف لائے تو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک ہال میں ایک فنکشن منعقد ہوا۔ اس وقت ایسے فنکشنز میں ٹیبلو یا کوئی اور شو نہیں ہوا کرتا تھا۔ زیادہ سے زیادہ کسی نے اچھی قرأت کر دی یا کوئی نظم پڑھ دی۔ مجھے ابھی تک یاد ہے کہ مبارک احمد صاحب عابد نے اس وقت ایک نظم پڑھی تھی اور یہ بہت بڑی بات تھی کہ سکول کے ایک لڑکے نے خود اپنی لکھی ہوئی نظم پڑھی اس کا پہلا مصرعہ آج بھی یاد ہے۔ ؎

مرحبا اے آنے والے اے صاحب علم و ایمان

یہ نظم انہوں نے انسپکٹر مدارس کی شان میں پڑھی تھی۔

بات ہو رہی تھی ایسی شخصیت کی کہ اب تک ایک علم اور تنظیم۔ پیار اور محبت کے نام سے جانی جاتی ہے۔

گذشتہ دنوں ربوہ جانے کا موقعہ ملا تو بیت اقصیٰ روڈ پر میری ملاقات مکرم محترم ہیڈ ماسٹر میاں محمد ابراہیم صاحب سے ہوئی۔ میں نے مؤدبانہ سلام کیا اور کہا کہ آپ کے سائے میں اللہ تعالیٰ نے میٹرک کرنے کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ میں نے دیکھا کہ چہرے پر تھوڑا سا اجنبی پن ہے۔ میرا نام رفیق ہے۔ میں کرکٹ کھیلا کرتا تھا۔ میں نے اپنا تعارف کروایا۔ فرمانے لگے اگر کرکٹ کھیلتے رہے ہیں تو مجھے پہچان لینا چاہیئے۔ ذرا بغور دیکھا تو فرمانے لگے آپ کرکٹ کی کمنٹری تو نہیں کرتے تھے۔؟ جی ہاں! میں نے جواب دیا۔ مجھے گلے سے لگا لیا اور مسکرانے لگے۔

چہرے سے اجنبیت کے سائے دور ہو گئے۔ آنکھوں میں ایک خوبصورت چمک آ گئی جیسے مدت کے بعد اپنے کسی پیارے کو ملنے سے آتی ہے۔ لمحے بھر میں ہم تیس سال پیچھے چلے گئے۔ وہ بھی مجھے جوان لگے اور میں خود کو پندرہ سولہ سالہ کھلاڑی محسوس کرنے لگا۔ پوچھا کہ کہاں ہوتے ہو اور کیا کرتے ہو۔؟ میں نے بتایا کہ اسلام آباد میں ہوتا ہوں اور سرکاری ملازم ہوں۔ بہت خوش ہوتے اور ہمیشہ خوش رہنے کی دعائیں دیں۔ صرف مجھے ہی کیا۔ ہر طالب علم کے لئے جس نے ان کے زیر سایہ تعلیم حاصل کی اس کے لئے یہی دعا اور تمنا ہے کہ وہ خوش رہیں۔ ان سے ملاقات کے بعد بہت دیر تک میں بھی ماضی میں گم رہا۔ بے شمار واقعات یاد آتے رہے۔ ہماری چھوٹی چھوٹی شرارتیں اور ان پر پیار بھرا غصہ۔ خود بخود ہی یادوں کے دریچے کھلتے چلے گئے۔ محترم ماسٹر صاحب شروع سے ہی جسامت کے دبلے پتلے سے ہیں بعض اوقات جب زیادہ غصہ آتا تا اور خاص طور پر اس وقت جب کسی لڑکے کی تعلیم کی طرف سے بے توجہی ہوتی تو سزا دینا ہوتی تھی۔ حالانکہ ان کی سزائیں اتنی تکلیف نہیں ہوتی تھی۔ اس کے باوجود وہ جس کی طرف ایک بار غصہ بھری نظروں سے دیکھ لیتے تھے وہ سزا کئی ڈنڈوں سے زیادہ ہو جاتی۔

مجھے یاد ہے کہ میٹرک کے داخلے کا وقت تھا۔ تمام مضامین کے ٹسٹ ہوئے انگلش کے پرچے میں میرے نمبر کچھ کم تھے۔ گو پاس تو میں ہو گیا تھا مگر آپ کو میرے نمبر ٹھیک نہیں لگے۔ فرمانے لگے۔ ایسے لگتا ہے کہ تم نے کرکٹ کے زور پر کامیابی حاصل کی ہے۔ میں دوبارہ ٹسٹ لوں گا۔ میری تو گویا جان ہی نکل گئی۔ کہ محترم ہیڈ ماسٹر صاحب تو انگلش کے بہت بڑے استاد ہیں۔ پتہ نہیں ان کے امتحان میں میں پاس ہو بھی جاؤں گا کہ نہیں۔ پرچہ دے دیا اور دعائیں کرتا رہا کہ پاس ہو جاؤں یا میری غلطیاں ہیڈ ماسٹر صاحب درگزر کر دیں اور میرا داخلہ چلا جائے۔ اگلے دن مجھے کمرے میں بلوایا۔ ہنستے ہوئے فرمانے لگے۔ میں نے بغور تمہارا پرچہ دیکھا ہے۔ لگتا ہے واقعی سالانہ امتحان کی تیاری کر رہے ہو۔ میں نے وہاں تک بھی تمہارا پرچہ دیکھا ہے۔ جہاں تک تمہاری کامیابی کے نمبر آ گئے ہیں باقی کا پرچہ میں نے چھوڑ دیا۔ ایسی شخصیتیں۔ ایسے چلتے پھرتے ادارے کہیں اکا دکا ہی نظر آتے ہیں۔

اس بار ربوہ میں چار پانچ دن گزارے اور اتفاق تھا کہ پہلے ہی دن محترم ہیڈ ماسٹر صاحب سے ملاقات ہو گئی اور باقی دن میں ان کی ہی شخصیت میں گم رہا کہ کتنے عظیم ہیں جنہوں نے ہزاروں بچوں کو تعلیم کا زیور پہنایا۔ بلکہ میں یوں کہوں گا کہ ہزاروں کو انسان بنایا۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم ہیڈ ماسٹر صاحب کو لمبی عمر اور صحت و تندرستی والی زندگی عطا فرمائے اور اسی طرح وہ ہم کو پہچانتے رہیں اور ہمارے لئے مشعلِ راہ بنے رہیں۔

مولانا غلام باری سیف

پودے اور پرندے

مجھے وہ دن اور نظارہ یاد ہے۔ جب صدر ایوب گاڑی کے ذریعہ ربوہ سے گذرے۔ ربوہ کے احباب پلیٹ فارم پر استقبال کے لئے موجود تھے۔ گاڑی کے دروازہ میں صدر صاحب نے کھڑے ہو کر ربوہ کے چٹیل میدان پر نگاہ ڈالی تو کہا۔ آپ یہاں درخت کیوں نہیں اگاتے؟ جواب ظاہر ہے یہی تھا کہ ابھی یہاں پانی کا انتظام نہیں۔ یہ ایام ربوہ کی تعمیر کے آغاز کے تھے۔ جب احباب کچے مکانات بھی نہیں جھونپڑی نما بیرکوں میں قیام پذیر تھے۔ اس کے بعد وقت گذرتا گیا۔ جوان ہمت، جواں عزم لوگوں نے ہمت و محنت سے کام لے کر اپنے اعلیٰ ذوق کا ثبوت دیتے ہوئے درخت لگائے افراد اور اداروں نے خوبصورت پھولوں اور گھاس کے تختے لگائے دور و نزدیک سے قسما قسم کے پھول لاکر اپنے گھروں اور صحنوں کو مزین کیا۔ اپنے ماحول میں سبزہ اگایا اور اب یہ شکوہ نہیں رہا کہ درخت کیوں نہیں اگاتے لیک ے

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

ملکہ سبا کی رہائش گاہوں کی یہ علامت تھی کہ اس کے دائیں اور بائیں باغات تھے اپنے رب کے رزق سے کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو

"تمہارا شہر پاکیزہ صاف ستھرا ہے اور تمہارا رب بخشنے والا ہے"

صاف ستھرا شہر اور اس کے باسیوں کا خدا سے تعلق یہ عظیم نعمت ہے۔

آج دنیا کے سامنے ماحول کی صفائی کا مسئلہ درپیش ہے۔ اہل دانش انتباہ کر رہے ہیں کہ اگر ہم نے ماحول کی آلودگی سے کرۂ ارض کو پاک نہ کیا تو حیاتِ انسانی کو شدید خطرہ درپیش ہے اور ماحول کی صفائی کا ایک ذریعہ درختوں اور سبزہ کا بڑھانا ہے۔

خاکسار نے انگلستان کے قیام کے دوران مشاہدہ کیا کہ وہاں کے لوگوں کو پرندوں اور پودوں سے محبت ہے۔ ہر گھر میں خواہ اس کا رقبہ مختصر ہی کیوں نہ ہو۔ پھول اگائے گئے ہیں۔ چھوٹا سا صحن بھی سبزہ سے بھرا پڑا ہے صحن میں ایک لکڑی نصب ہے جس پر پلیٹ نصب ہے جس میں چڑیوں اور پرندوں کیلئے دانہ ڈالا جاتا ہے۔ ہر بستی میں خوبصورت پارک ہیں جن میں چھوٹے چھوٹے خوبصورت پرندوں کے لئے علیحدہ جالی دار مسکن ہے

پارک میں چھوٹا سا تالاب یا جھیل نما پانی فراہم کیا گیا ہے جس میں مرغابیاں۔ سرخاب اور ہنس راج اٹھکیلیاں کر رہے ہیں۔ درختوں پر کبوتروں کے غول غٹرغوں کر رہے ہیں۔ بچوں کو نرسری کے ایام میں ہی گملوں میں بیج اگانے کی ترغیب و تعلیم دی جاتی ہے۔ صبح یا شام اہل ذوق پارک میں سیر کو آتے ہیں تو ڈبل روٹی کے ٹکڑے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور جانوروں کو کھلاتے ہیں۔ ایک روز میں نے سوال کیا۔ کیا یہاں کوئی ان پرندوں کو پکڑنے کی کوشش نہیں کرتا؟ جواب ملا۔ ایک روز کسی بد ذوق نے ایسی کوشش کی تھی۔ کسی گورے نے دیکھ لیا۔ اس کے بعد اس شخص سے وہ سلوک ہوا کہ اب وہ پارک میں آتا ہے تو چہرہ چھپایا ہوتا ہے۔ یہاں پرندے بھی ملک کی ملکیت ہیں۔ ایک روز دیکھا BLACK BURN شہر کے پارک میں ایک ایشیائی باریش بزرگ کبوتروں کو دانہ ڈالتے چلے جا رہے ہیں۔ کبوتر ان کے ساتھ ساتھ ان کی فیاضی کو داد دینے کے لئے جا رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ بزرگ کے پاس انہیں دینے کو کچھ نہ رہا تو کبوتر الگ ہونا شروع ہوئے۔ میں اس نظارہ کو دیکھتا رہا

جنگل کے پرندے بھی انسان کے پیار کی وجہ سے اس سے مانوس ہو جاتے ہیں۔ وہاں دیکھا جہاں فلیٹ میں لوگ رہائش پذیر ہیں۔ وہاں سیڑھیوں میں یا بالکونوں میں گملے ہیں۔ پلاسٹک کی بیلیں آویزاں ہیں۔

باغبانی کرتے وقت، شاخ تراشی کرتے وقت، غنچے کھلتے وقت۔ جنت کی نعماء۔ ایمان اور اعمالِ صالحہ کے مضمون پر بھی غور کرتے جائیے۔ بادِ صبا چلنے کی دیر ہے غنچے خود ہی چٹک کر خداوند کی رحمت کا پیغام دیں گے
صبح تو ہونے دو ؎

رات جتنی طویل ہوتی ہے
صبحِ نو کی دلیل ہوتی ہے

پھر ان درختوں پر جب پرندے آتے ہیں مختلف پودوں پر رنگ برنگ کی خوبصورت چڑیاں آتی ہیں۔ پیلی۔ نیلی اور اپنی باریک نوک سے پھولوں سے اپنی غذا چنتی ہیں تو بے اختیار زبان پر اس کی تسبیح جاری ہو جاتی ہے۔ درختوں پر کوئل کوکتی ہے۔ قمریاں نغمہ سرا ہوتی ہیں تو جمالیاتی ذوق خدا کی حمد کے ترانے گاتا ہے۔ یہ شہر کا حسن ہیں۔ اس کی ہریالی میں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــ نون۔ سین

نرسیما راؤ / مقبوضہ کشمیر

ہندوستان کے یوم آزادی کی تقریب کے موقع پر ہندوستان کے وزیر اعظم نرسیما راؤ نے کہا کہ کشمیر کا وہ حصہ جو پاکستان کے خیال میں متنازعہ فیہ ہے دراصل ہندوستان کا اٹوٹ انگ ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اسے ہندوستان سے الگ نہیں کر سکتی۔ کہتے ہیں کہ جس وقت ہندوستان کے وزیر اعظم قوم سے خطاب کر رہے تھے اسی وقت سرینگر میں عسکریت پسندوں نے دو راکٹ داغے جن میں سے ایک تو ہوا میں پھٹ گیا اور دوسرا ایک گھر پر گرا جہاں دو چھوٹے چھوٹے بچے زخمی ہو گئے۔ چنانچہ اس کے بعد وہاں کے لوگوں کو گھروں سے نکال کر محفوظ جگہ پر پہنچا دیا گیا اور پیرا ملٹری کو حفاظتی اقدامات کے لئے متعین کر دیا گیا۔ چونکہ اس روز آزادی مانگنے والوں نے ہڑتال کا اعلان کیا ہوا تھا تاکہ وہ ہندوستان کا یوم آزادی یوم سیاہ کی صورت میں منائیں اس لئے سوائے فوجی گاڑیوں کے سڑکوں اور گلیوں میں کوئی آمدورفت نہیں تھی۔ البتہ عسکریت پسند لوگ گھوم پھر رہے تھے اور انہوں نے اپنا اسلحہ بھی اٹھایا ہوا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ دراصل پاکستان کا یوم آزادی منا رہے ہیں۔ جیسا کہ قارئین کئی دفعہ خبروں میں پڑھ چکے ہیں کہ کشمیر کے لوگ اس علاقے کو آزاد ملک کی صورت دینا چاہتے ہیں۔ جبکہ کچھ اور لوگ چاہتے ہیں کہ اسے پاکستان کے ساتھ شامل کیا جائے۔ ہندوستانی قوم سے خطاب کرتے ہوئے راؤ نے کہا کہ اسلام آباد کشمیر کے ان لوگوں کو جو الگ ہونا چاہتے ہیں ہر قسم کی مدد پہنچا رہا ہے اور اسی طرح وہ ہمسایہ مشرقی پنجاب میں بھی سکھوں کی مدد کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ باوجودیکہ وزیر اعظم پاکستان سے چار دفعہ گفت و شنید ہو چکی ہے ابھی تک پاکستان کا رویہ نہیں بدلا انہوں نے جکارتہ میں بھی غیر وابستہ تحریک کی میٹنگ کے موقع پر پاکستانی وزیر اعظم سے گفتگو کرنے کے ارادے کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ گفتگو تو حالات کو ٹھیک کرنے کے لئے کی جاتی ہے لیکن اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اس علاقے کو ہندوستان سے الگ کیا جا سکتا ہے تو وہ غلطی پر ہے پاکستان نے اس سلسلے میں ہندوستان کے تمام الزامات کو کئی دفعہ مسترد کیا ہے کہا جاتا ہے کہ اب تک اس علاقے میں ۸، ہزار افراد مزاحمت کرتے ہوئے مارے گئے ہیں بلکہ مزاحمت کرنے والوں کے علاوہ جو لوگ اس میں بھرپور حصہ نہیں لے رہے ان کی جانیں بھی ضائع ہوئی ہیں۔

امریکی قرضہ / اسرائیل

جس وقت شام کی حکومت جارج بش کے نمائندہ سے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سلسلہ میں گفت و شنید کر رہی تھی۔ اسی وقت سرکاری ذرائع ابلاغ اسرائیلی وزیر اعظم یزک رابین کو ہدف تنقید بنا رہے تھے۔ ان ذرائع کا یہ کہنا تھا کہ رابین نے مقبوضہ علاقوں میں بستیاں بسانے کے عمل کو محدود کرنے کے سلسلے میں جو کچھ کہا ہے یہ کافی نہیں ہے۔ اس لئے صدر بش کو چاہیئے کہ وہ قرضہ کی رقم جو اسرائیل مانگ رہا ہے (دس بلین) وہ اسے نہ دے جب تک اسرائیل اس فیصلہ کا اعلان نہ کرے کہ یہ بستیاں بنانی قطعی طور پر بند کر دی گئی ہیں۔ شام کے حکام نے کہا ہے کہ یہ محض ایک جھانسہ ہے اور رابین چاہتے ہیں کہ اتنی سی بات کہہ کر عالمی برادری کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کروالیں۔ اور انہیں اس بات کا یقین دلا دیں کہ رابین سنجیدگی کے ساتھ امن کا خواہاں ہے۔ ان کا خیال ہے اگر قرضے کی رقم ادا کر دی گئی تو اسرائیل بہرحال یہ بستیاں بسانے پر ہی یہ رقم خرچ کرے گا۔ اور اگر پوری کی پوری رقم بستیوں کے لئے نہ بھی خرچ کرے اس کا ایک بہت بڑا حصہ اسی کام میں لائے گا۔ قرضے کی رقم تو دی جانی مقصود ہے دس ارب امریکی ڈالر اور فلسطینیوں کا خیال ہے کہ اس رقم کی ادائیگی مشرق وسطیٰ کے قیام امن کو ایک دھچکا لگا گئے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ امن کا مطلب یہ ہے کہ قبضہ ختم کیا جائے اور ۱۹۶۷ء میں جو علاقے اسرائیل نے لے لئے تھے۔ وہ واپس کئے جائیں اور فلسطینیوں کو وہاں پوری طرح آباد ہونے کے مواقع فراہم کئے جائیں فلسطینیوں نے کہا ہے کہ جس امن کی رابین توقع رکھتے ہیں وہ مزید الیہ پیدا کرے گا۔ اس سلسلے میں شام کے متعلق تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اگرچہ وہ قیام امن کا ایک کلیدی رکن ہے اس نے رابین کے وعدوں کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھا ہے حالانکہ مصر کی حکومت نے ان وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے دلی مسرت کا اظہار کیا ہے۔ شام کے حکام نے کہا ہے کہ واشنگٹن نے قرضہ دینے کا جو وعدہ کیا ہوا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی

خواتین ٹیچرز

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن ایڈوائزری بورڈ ملتان نے پنجاب کی حکومت سے کہا ہے کہ وہ تمام خاتون ٹیچروں کو ان کے اپنے شہروں یا گاؤں کے قریب ملازمت دے۔ اور وہ تمام خاتون ٹیچرز جو گذشتہ تین سال سے اپنے گھروں سے دور دراز مقام پر نوکری کر رہی ہیں انہیں لازمی طور پر ان کے گھروں کے قریب تبدیل کیا جائے۔ یہ بورڈ گذشتہ روز اپنے سینیئر ممبر کرنل ریٹائرڈ بشیر احمد کی صدارت میں ایک اجلاس میں اس نتیجہ پر پہنچا۔ طلباء سے ضرورت سے زیادہ فیسیں لینے اور اساتذہ کو کم تنخواہیں دینے کا جو پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں رواج چل پڑا ہے اس کے متعلق بھی بورڈ نے تشویش کا اظہار کیا۔ کرنل ریٹائرڈ بشیر احمد نے کہا کہ ہم بغیر اطلاع دیئے پرائیویٹ سکولوں کا معائنہ کریں گے اور ان کے ریکارڈ دیکھ کر اساتذہ کی شکایات کے ازالے کا انتظام کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو سکول سرکاری معیار پر اپنے اساتذہ کو تنخواہیں دیتے پائے جائیں گے ان کی گرانٹ کے سلسلے میں حکومت سے درخواست کی جائے گی چونکہ سکولوں اور کالجوں کی آبادی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اس لئے بورڈ نے فیصلہ کیا کہ وہ ڈبل شفٹ کی سفارش کرے گا۔

بابری مسجد کے متعلق تشویش

کئی اراکین قومی اسمبلی کی تحریک التوا پر بات کرتے ہوئے وزارت خارجہ کے مسٹر صدیق خان کانجو نے کہا کہ حکومت پاکستان کو اس بات پر تشویش لاحق ہے کہ ہندوستان میں انتہا پسند ہندو بابری مسجد کے احاطہ میں ایک چبوترہ بنا چکے ہیں اور بابری مسجد کو اس بات کا خطرہ لاحق ہے کہ خدانخواستہ اسے نقصان پہنچایا جائے۔ مسٹر کانجو نے کہا کہ پاکستان کی حکومت نے اپنی اس تشویش کا اظہار کئی دفعہ کیا ہے۔ اور ہندوستان کی حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ بابری مسجد کی مکمل طور پر حفاظت کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بابری مسجد صرف پاکستان کے مسلمانوں ہی کے لئے تشویش کا باعث نہیں ہے ساری دنیا کے مسلمان اس سلسلے میں تشویش کا اظہار کر رہے ہیں اور اگر خدانخواستہ بابری مسجد کو کوئی نقصان پہنچا تو ساری دنیا کے مسلمان اس ناخوشگوار واقعہ پر احتجاج کریں گے۔ ہندوستان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کا احتجاج اس کے لئے قابل برداشت نہیں ہوگا اور ایسے حالات پیدا کر دے گا کہ ہندوستان کو مشکلات میں سے گذرنا پڑے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہاں ایک لمبے عرصے سے ہندو اور مسلمانوں کا آپس میں بھی تصادم چل رہا ہے۔ ہندو مندر بنانے پر تلے ہوئے ہیں اور باوجود اس کے کہ حکومت نے خاص طور پر موجودہ وزیر اعظم نے ان سے گفت و شنید کر کے ان کے ارادوں کو ملتوی تو کر دیا ہے لیکن اس بات کا کوئی امکان نظر نہیں آتا کہ وہ اپنے ارادے سے باز آئیں۔ ان کے ارادے آخرکار بابری مسجد کو نقصان پہنچانے کے ہیں۔ بعض ہندوؤں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اپنا مندر اس صورت میں بنائیں گے کہ بابری مسجد اس کے اندر آجائے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بابری مسجد سے مسلمانوں کا کوئی تعلق نہیں رہ سکے گا۔ یہ بات بھی انتہائی خطرناک ہے۔

خلا میں ایک جوڑا

امریکہ ستمبر میں جو شٹل خلاء میں بھیج رہا ہے اس میں جنوبی افریقہ کے پنجوں والے چار مینڈک جاپان کی دو مچھلیاں یا تیس مرغی کے انڈے شامل ہوں گے۔ لیکن سب سے زیادہ جن لوگوں کی طرف توجہ دی جائے گی وہ مارک لی اور جین ڈورس ہیں۔ یہ دونوں میاں بیوی ہیں اور یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی میاں بیوی کو اکٹھے خلاء میں بھیجا جا رہا ہے۔ ابھی ان کی شادی کو صرف ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ لیکن ناسا نے اپنی پالیسی بدلتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ میاں بیوی کو خلاء میں بھیجا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں الگ الگ اپنے کام میں مصروف رہیں گے۔ اور ایک دوسرے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ کراچی سے لکھتے ہیں:

برادرم مکرم مولانا مبارک احمد صاحب ساقی جو کہ انگلستان، نائیجیریا اور سیرالیون کے علاوہ لائبیریا میں بھی مربی سلسلہ رہے لائبیریا مغربی افریقہ میں آپ کا قیام تقریباً ۹ سال تک رہا۔ آپ امیر اور مربی انچارج تھے۔ وہاں پر آپ جماعت احمدیہ کے مربی کے ساتھ ساتھ ایک صحافی کے طور پر بھی مشہور و متعارف تھے۔ آپ اخبارات میں دین کے متعلق کالم بھی لکھتے رہے اور ریڈیو ٹی وی پر بھی آپ کو تقاریر کرنے کا موقعہ ملا۔ احمدیہ بک شاپ بھی آپ بخوبی چلاتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ملک سے واپسی کے بیس سال بعد بھی ملک کے طول و عرض میں آپ کے جاننے والے لوگ موجود تھے۔ بالخصوص ائمہ اور علماء آپ کا ذکر کرتے تھے۔ چنانچہ ۱۹۸۷ء میں جب آپ ایڈیشنل وکیل التبشیر کی حیثیت سے لائبیریا تشریف لائے اور اخبارات و ریڈیو میں آپ کی آمد کی خبریں شائع اور نشر ہوئیں تو کئی لوگ آپ کو ملنے کے لئے احمدیہ بیت الذکر میں آئے۔

محترم ساقی صاحب کو دعوت الی اللہ کا فن خوب آتا تھا۔ تقریر و تحریر کا ملکہ بھی حاصل تھا۔ انتظامی صلاحیتوں کے بھی مالک تھے۔ انتھک کام کرنے والے انسان تھے۔ بہت شفیق اور ہمدرد انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو غریق رحمت کرے۔ اور آپ کو آپ کی خدمات کی بہترین جزا دے۔ اور آپ کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لکھتے ہیں:

؎ ہم نے جب وادیٔ غربت میں قدم رکھا تھا
دور تک یادِ وطن آئی تھی سمجھانے کو

لیکن ہر چند کہ ہم وادیٔ غربت کو اپنا مسکن بنانے نہیں آئے صرف دو ماہ کے ویزا پر اپنی وفات یافتہ بیٹی کے معصوم بچوں کو سینہ سے لگانے عارضی قیام کے لئے آئے ہیں۔ پھر بھی یاد وطن پیچھے سے آوازیں دے رہی ہے۔ آپ کی خدمت میں یہ عریضہ اسی بلاوے کے ایک جواب کی صورت ہے۔

فروری میں اس وفات یافتہ بیٹی کا جنازہ یہاں جرمنی سے ربوہ پہنچا تھا۔ اسی روز سے دل میں یہ کسک تھی کہ اس مقام کو دیکھوں جہاں غریب الوطنی میں موت نے بیٹی کو آ لیا۔ پھر میں نے اپنے داماد کو بھی نہ دیکھا ہوا تھا۔ ربوہ میں نکاح کر کے بیٹی کو روانہ کر دیا ہوا تھا۔ اس لئے انہیں اور دو بچوں کو دیکھنے کی بھی ایک حسرت تھی جو یہاں آئے بغیر مٹتی نہ تھی۔ آنکھوں کا علاج بھی مقصود تھا۔ اس لئے جلسہ سالانہ لندن کے بعد حضرت اقدس کی دعا لے کر یہاں آ گیا۔

بیٹی کا بیٹا وقف نو میں حضور کے آگے اللہ کی نذر ہے اس کا پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ فوٹو اس خط میں ڈال رہا ہوں۔ یحییٰ مصطفےٰ خان ابن محمد افضل خان صاحب مقیم لاہن سٹائن جرمنی میرے تعارف کے حوالے سے اخبار میں فوٹو چھاپ دیں تو بچے اور اس کے والد کے لئے خوشی اور دلچسپی کی صورت ہوگی۔ وقفِ نو میں قبول کئے جانے کی تصدیق میں وکیل الدیوان صاحب تحریک جدید کے انگریزی خط کا عکس بھی خط میں ڈال رہا ہوں۔

ایک اور تکلیف فرمائیے گا کہ ساتھ والا خط مینجر صاحب الفضل کو بھجوا دیں۔ جو ایک سال کے لئے اخبار الفضل جاری کرنے کی درخواست ہے۔

اہل مجلس سے سلام کہئیے۔ مجلس کارپرداز میں آپ کی رفاقت کی یادیں ذہن میں تازہ ہیں۔ اکتوبر کے دوسرے ہفتہ تک کے لئے اجازت لے کر آیا ہوں اللہ نے چاہا تو پھر اسی خدمت پر حاضر ہوں گا۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ دوران ملاقات بھی حضرت اقدس نے شعبہ وصیت میں اس خدمت کا خوشی ذکر فرمایا۔

مکرم محمد اسماعیل صاحب خالد ربوہ "معذرت کے ساتھ" تحریر فرماتے ہیں۔

---

۲۲ اگست کے 'الفضل' میں بہتر سے بہتر تلاش کے لئے مدد کے لئے پڑھ کر چند باتیں عرض کرتا ہوں۔ گراں خاطر ہوں تو معذرت قبول فرما دیں۔

الفضل میں جو خطوط شائع ہوتے رہتے ہیں ان میں آپ کی خوشامدانہ مدح سرائی ہوتی ہے تو اشاعت میں آجاتے ہیں۔ جن میں اس سلسلہ میں کوتاہی ہو گئی ہو تو اشاعت سے محروم رہتے ہیں۔ تسلی کے لئے ان شائع شدہ خطوط کو ملاحظہ فرمائیں۔ بعض تو اس حد تک مبالغہ کرتے ہیں گویا آپ سے قبل "الفضل" کا معیار بھی قابل التفات نہ تھا حالانکہ آپ سے قبل بھی "الفضل" کے ایڈیٹر صاحبان صحافتی علمی معیار میں کم نہ تھے۔ اگر لکھنے والا ہی ایسی تحریر لکھتا ہے تو مبالغہ آمیز حصہ اپنے تک محدود رہ سکتا ہے۔ اشاعت ضروری نہیں۔ میں بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پرانا خادم ہوں۔ ایک عرصہ مرکز سے باہر رہا ہوں اور اس سال خدا تعالیٰ نے مرکز میں آجانے کی توفیق عطا فرمائی تو چونکہ میرے عزیز اور واقف دوست ہر ملک میں ہیں۔ میں نے آپ کی خدمت میں درخواست کی کہ میرا موجودہ پتہ الفضل میں شائع فرما دیں۔ تا ڈاک اس ایڈریس پر مل سکے۔ یاد دہانی کے باوجود یہ شرف حاصل نہ ہو سکا۔ آج تک ہر ماہ کے خطوط REDIRECT ہو کر کچھ مل رہے ہیں۔ کچھ ضائع ہو گئے انہی دنوں اکثر تبدیلی نام قسم خط بڑے اہتمام سے شائع ہوتے رہے ہیں۔ میرے خیال میں ایڈریس کا اعلان ہونا بھی آپ کی پالیسی پر اثر انداز نہیں ہو سکتا تھا صرف میری درخواست میں مدح سرائی میں کوتاہی ہوئی تھی۔ آپ کی خوشامدانہ کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے یہ لکھنے کی جرأت کی ہے۔ معذرت کے ساتھ۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

(د-) کی نشر و اشاعت کی امانت کے اٹھانے میں اخبار البدر بھی شامل ہو گیا۔ حضرت بانی سلسلہ الحکم اور بدر کو جماعت کے دو بازو کہہ کر یاد فرمایا کرتے تھے۔

۱۹۳۴ء میں الحکم کے دوبارہ اجراء پر حضرت امام جماعت الثانی نے خاص طور پر ایک پیغام دیا جس میں تحریر فرمایا "الحکم سلسلے کا سب سے پہلا اخبار ہے۔ اور جو موقعہ خدمت کا اسے اور حضرت بانی سلسلہ کے آخری زمانہ میں بدر کو ملا ہے وہ کروڑوں روپیہ خرچ کر کے بھی اور کسی اخبار کو نہیں مل سکتا۔ ۔۔۔ میں کہتا ہوں کہ الحکم اپنی ظاہری صورت میں زندہ رہے یا نہ رہے لیکن اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ سلسلہ کا کوئی مہتم بالشان کام اس کا ذکر کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ تاریخ سلسلہ کا حامل ہے۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

اضافہ کیجیئے۔ شہر میں پرندوں کو گزند نہ پہنچایئے شہر کے اندر ان کو نشانہ مت بنایئے۔ پھلدار درخت ایک بھی بعض اوقات سارے گھر کو سیر کر دیتا ہے۔ پپیتے کے درخت سے گھر میں ایک درخت سے بیس سیر کے قریب پھل اترتا مشاہدہ کیا۔ یہ پھل خدا کی ایک نعمت ہیں ایک واضح ارشاد ہے کہ پرندوں اور پودوں کی حفاظت کیجیئے اپنے صحنوں کو خوبصورت اور صاف رکھیئے۔ بے شک ماحول کی صفائی سبزہ، پھول حسنِ ذوق کی دلیل ہے درخت لگایئے پھول اگایئے آپ کا ماحول بھی صاف ستھرا ہو گا۔ اور سعادت دارین کا موجب بھی نطافت اور صفائی کو ایمان کا جزو قرار دیا۔

"ایمان کے ستّر سے اوپر شعبے ہیں سب سے افضل خدا کی توحید کا اقرار اور سب سے ادنیٰ راستوں کی صفائی۔ ان سے کوڑا کرکٹ، اذیت دینے والی چیزوں کو دور کرنا ہے کہ ظاہر کا باطن سے بھی گہرا تعلق ہے۔"

بقیہ: ص۵ سے آگے

سے ملنے کا بہت کم موقع ملے گا۔ ڈلوکس نے کہا کہ ہم ایک دوسرے کے کام کو بہتر طریق پر سمجھ سکیں گے۔ لی نے کہا کہ مشکل یہ ہو گی کہ ہم آپس میں ایک دوسرے سے اس رنگ میں گفت و شنید نہیں کر سکیں گے کہ جیسے بحث تمحیص کہا جائے۔ انہوں نے کہا کہ خطرے کے بھی پہلو موجود ہیں۔ لیکن بہر حال یہ پہلا موقع ہے کہ ایک جوڑے کو خلاء میں بھیجا جا رہا ہے۔

مولانا ظہور حسین صاحب کے حالات زندگی

○ مکرم محمد کریم ظفر صاحب لاہور چھاؤنی تحریر فرماتے ہیں کہ عاجز اپنے والد بزرگوار مکرم مولانا ظہور حسین صاحب کے حالات و واقعات پر مشتمل ایک کتاب تیار کر رہا ہے آپ کے دوستوں اور شاگردوں کا ممنون ہوں گا۔ اگر وہ آپ کے متعلق چند واقعات لکھ کر مجھے یا ان کے شاگرد مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر تحریک جدید کوارٹر نمبر ۸۶ ربوہ کو بھجوا دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: مکرم میاں قمر احمد صاحب ابن مکرم میاں لطیف احمد صاحب دار الفضل ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ ثمینہ احمد صاحبہ بنت مکرم میاں گلزار احمد صاحب چنیوٹ بعوض مبلغ ۳۵ ہزار روپے حق مہر مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۲۰ اگست ۹۲ء کو بیت المہدی میں پڑھا۔
احباب اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونیکے لئے دعا کریں۔

ولادت: مکرم مسعود احمد صاحب اعوان مقیم کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳ اگست ۹۲ء کو بیٹا عطا کیا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "یاسر احمد اعوان" رکھا ہے۔ نومولود مکرم محمود احمد صاحب اعوان کا پوتا ہے۔ اور وقف نو میں شامل ہے احباب نومولود کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔
○ مکرم محمد افضل صاحب بٹ کے چھوٹے بیٹے محمد عارف بٹ کے دل کا اپریشن ۱۸ اگست کو کراچی میں کامیابی سے ہو گیا ہے۔
○ مکرم صوبیدار عبدالرشید کارکن الفضل کا دل کا بائی پاس اپریشن پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال لاہور میں ۹ ستمبر کو ہو رہا ہے۔
احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب مورخہ ۱۵ جولائی کو صبح پونے پانچ بجے کراچی میں وفات پا گئے۔ آپ چوہدری محمد اللہ داد رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے چھوٹے بیٹے تھے۔ اور ڈاکٹر عبدالکریم صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان کے داماد تھے۔ آپ کا جسد خاکی ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی سے لاہور لایا گیا۔ اور ۱۶ جولائی کو ربوہ میں جناب سید احمد علی شاہ صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور چونکہ آپ موصی تھے اسلئے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

○ مکرم صبغۃ اللہ مخدوم صاحب دار النصر غربی ربوہ مورخہ ۲۸ جولائی کو پی اے ایف ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔
احباب ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں

تصحیح

○ روزنامہ الفضل ۱۲ اگست ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں مسل نمبر ۲۸۵۰۹ سعدیہ سلطانہ صاحبہ کی وصیت شائع ہوئی ہے۔ مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز نے اطلاع دی ہے کہ انکے دفتر کی غلطی کی وجہ سے محترمہ سلطانہ صاحبہ کی قوم راجپوت لکھی گئی تھی جبکہ انکی قوم جٹ زمیندار ہے۔

بقیہ: صا سے آگے

وہ اپنے اوپر (بخشش) کے پردے ڈالتے ہیں اور یہی (بخشش) ہے جو قبولیت کی اہلیت رکھتی ہے اور اس کے نتیجے میں انسان کو سچی توبہ نصیب ہوتی ہے۔ پس ہمیں ان معنوں میں اپنی بدیوں کو ڈھانپنا چاہیئے کہ ہمارا ڈھانپنے کا مقصد ریاکاری نہ ہو بلکہ حیاء ہو اور اس حیاء کے نتیجے میں (بخشش) پیدا ہو اور اس کے نتیجے میں ہم مسلسل کوشش بھی کریں اور دعائیں بھی کریں۔۔۔ اللہ ہمیں ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ۔۔۔ ہم ان نقائص کو کامل انکسار کے ساتھ پورا کرنے والے ہوں۔ اور دن بدن ہماری حالت اندھیروں سے نور کی طرف نکلنے والوں کی حالت ہو اور ہر آنے والا دن ہم پہلے دن کے مقابل پر زیادہ روشنی میں بسر کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔
(خطبہ فرمودہ ۲۷ جولائی ۱۹۹۰ء)

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۳۹ میں
چوہدری محمد اسلم صاحب ولد محمد یونس صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ حال جاپان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲۔۱۹۹۲ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰۰/- ین ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اسلم محلہ مغل پورہ حافظ آباد حال جاپان۔ گواہ شد نمبر ۱۔ اطہر محمود وصیت نمبر ۲۶۰۰۵۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری عبدالماجد وڑائچ وصیت نمبر ۲۶۸۵۱۔

مسل نمبر ۲۸۵۴۰ I
WANGSAMUARAM S/O MERTADIWANGSA
پیشہ کسان عمر ۷۱ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳۔۲۔۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان مالیتی ۳,۰۰۰,۰۰۰/- RP۔ (۲) زمین برقبہ ۵۱۰ مربع میٹر مالیتی ۴,۳۳۵,۰۰۰/- RP۔ (۳) زرعی زمین برقبہ ۱۹۰۰ مربع میٹر مالیتی ۳,۸۰۰,۰۰۰/- RP۔ کل جائیداد مالیتی ۱۱,۱۳۵,۰۰۰/- RP۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ازجائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ WANGSAMUARAM انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ SUJADI پسر موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ TIRAH پسر موصی

کولون فیئر

۱۹۸۹ء سے ہر سال کولون ٹریڈ فیئر منعقد کیا جاتا ہے اور جرمنی کے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ اس فیئر سے تجارت پر خاصا بہتر اثر پڑا ہے۔
اس سال ۱۴ سے ۱۶ اگست تک یہ ٹریڈ فیئر منعقد کیا گیا اور پاکستانی تاجروں کو جنہوں نے اس فیئر میں حصہ لیا کروڑوں روپے کے مال کی برآمد کے آرڈرز ملے۔ مجموعی طور پر بھی یہ ٹریڈ فیئر ایسا کامیاب رہا۔ یہ بات ڈائریکٹر اے۔کے۔ سوری نے بتائی۔ پاکستان سے گیارہ کمپنیوں نے شرکت کی تھی۔ ان سب کا تعلق کلوذنگ سے تھا اور ان سب نے مثبت نتائج حاصل کئے۔ ان سب کا خیال یہ ہے کہ پاکستان کی برآمدات پر اس کولون فیئر کا خاصا اچھا اثر پڑا ہے۔ جرمن مارکیٹ میں اب پاکستانی ملبوسات کی تجارت کو روز بروز فروغ ملنے کا امکان ہے۔ ایسوسی ایشن نے کہا ہے کہ گذشتہ تجربہ اس بات پر شاہد ہے کہ ہمارے ملبوسات مقبول ہو رہے ہیں اور ہماری تجارت خاصی بڑھ رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ برآمدات کسی بھی ملک کی ریڑھ کی ہڈی کہلا سکتی ہیں۔ ملک کی معیشت پر اس کا ہمیشہ بہتر اثر پڑتا ہے اور زرمبادلہ کے حصول کا بھی یہی ایک یقینی طریق ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۲۷ اگست۔ کل سے گرمی میں کسی قدر کمی ہے۔ دن بھر اور رات کو ہوا چلنے سے موسم خاصا بہتر ہو گیا۔

○ بھارت نے دعویٰ کیا ہے کہ ۱۷ اور ۱۸ اگست کے درمیان بھارت نے پاکستان کا ایک فوجی ہیلی کاپٹر مار گرایا تھا۔ جس میں پاک فوج کے ایک بریگیڈیئر سوار تھے۔ جو جاں بحق ہو گئے۔ بھارتی وزیر دفاع نے کہا کہ جیسے ہی ہیلی کاپٹر بھارتی سرحد میں داخل ہوا اسے نشانہ بنایا گیا لیکن وہ گرتے ہوئے پاکستانی سرحد میں جا گرا۔ بھارتی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ پاکستانی افواج نے اگر آئندہ ایسی حرکت کی تو یہی جواب دیا جائے گا۔ اس کے لئے بھارتی افواج کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ سیاسی مخالفت کی وجہ سے میں کوئی منصوبہ نہیں چھوڑوں گا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کا ایئرپورٹ میرا خواب تھا جو پورا ہو گیا ہے۔ اب میری خواہش ہے کہ اس ہوائی اڈے کے دائیں اور بائیں جانب سے موٹر وے گذرے اور سپیشل بلٹ ٹرینیں چلیں جو کراچی کو طورخم سے ملا دیں۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ شاہ بندر کیس کے ملزموں نے پیپلز پارٹی کے خلاف کوئی بیان نہیں دیا۔ کسی کارکن کے خلاف کوئی ایف۔ آئی۔ آر درج ہے نہ کوئی چالان۔

○ بھارتی فوج کی فائرنگ سے آزاد کشمیر کے ۲ شہری شہید ہو گئے۔

○ دادو میں ایک جھڑپ میں سات ڈاکو مارے گئے۔ ایک افسر بھی شدید زخمی ہو گئے۔ لاڑکانہ میں بدنام ڈاکو احمد بھنڈ تفتیش کے دوران ہلاک ہو گیا۔ فوج نے کہا ہے کہ احمد بھنڈ کا تعلق ڈاکوؤں سے تھا اس کی موت دل کے دورے سے ہوئی ہے۔ اس کے رشتے داروں کا کہنا ہے کہ وہ ڈاکو نہیں تھا اس کے خلاف کوئی ایف آئی آر درج نہیں

○ پارلیمانی سیکرٹری غلام محمد لوانہ نے چوہدری نثار علی سے تلخ کلامی کے بعد استعفیٰ دے دیا ہے۔

○ سابق وزیر دفاع کرنل غلام سرور چیمہ نے کہا ہے کہ فوج کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے آپریشن کے لئے بھیجا گیا۔ فوج کے عزت و وقار کے ساتھ حکومت پاکستان نے جو کچھ کیا ہے اس کی توقع بھارت سے بھی نہیں کی جا سکتی تھی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گوہر ایوب نے کہا ہے کہ میں تحریک عدم اعتماد کو خوش آمدید کہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں ریفرنسز اور عدالتی کارروائی سے لاعلم ہوں۔ ایک رکن اسمبلی مسٹر محمود اچکزئی نے کہا کہ ضیاء الحق ملک کا غدار تھا۔ آپ نے اس کی برسی میں شرکت کر کے آئین کی خلاف ورزی کی اس پر مسٹر گوہر ایوب نے کہا کہ آپ میرے خلاف تحریک عدم اعتماد لائیں۔

○ قومی اسمبلی کو بتایا گیا کہ اب تک گیارہ لاکھ افغان مہاجر وطن واپس جا چکے ہیں۔ ادھر تازہ اطلاعات کے مطابق ۷۴ ہزار نئے افغان مہاجر حالیہ خانہ جنگی کی وجہ سے پاکستان آ گئے ہیں۔

○ افغانستان میں خانہ جنگی کے باعث سکڈ میزائلوں سے اسلام آباد اور پشاور کو نشانہ بنایا جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جنرل رشید دوستم پاکستان سے حکمت یار کو اسلحہ کی ترسیل روکنے کے لئے مزار شریف کے اسلحہ کے ذخیرے میں موجود سکڈ میزائلوں کا رخ پاکستان کی طرف بھی موڑ سکتے ہیں۔

○ وزیر اعظم نے الزام لگایا ہے کہ بعض گمراہ کن سیاستدان پاکستان کی ترقی نہیں چاہتے۔ وہ ہر اچھے کام کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔

○ صدر نے ۷ ستمبر کو پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس طلب کر لیا ہے۔

○ سپریم کورٹ نے حکومت کو ہدایت کی ہے کہ ۲۵ ہزار تک کے کھاتہ داروں کو فوری ادائیگی کر دی جائے۔

○ جنرل اسمبلی میں سربیا کے خلاف مسلم ممالک کی قرارداد منظور کر لی گئی۔ اس میں سلامتی کونسل سے بوسنیا کے تحفظ اور لڑائی ختم کرانے کے لئے اقدامات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس قرارداد کے حق میں ۱۳۶ ووٹ آئے۔ پانچ ممالک نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ صرف سربیا نے مخالفت کی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں سوپور کے علاقے میں حریت پسندوں سے جھڑپ میں ۳۰ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ چھ گھنٹے کی اس لڑائی میں حزب المجاہدین کے ۵ ارکین شہید ہو گئے۔ بھارتی فوج نے کئی شہروں پر حملہ کر کے گھر لوٹ لئے

○ دنیا بھر میں ۸۰ کروڑ افراد کو پیٹ بھر کر خوراک نہیں ملتی۔

NASIR ناصر — تریاق معدہ — NASIR ناصر

خرابی ہضم کا موثر علاج

کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔

ہمیشہ ایک شیشی گھر میں رکھیے

پیٹ کے جملہ امراض کیلئے اکسیر ہے

قیمت -/۱۰، -/۲۰، -/۳۰

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

خاکسار اپنے سکنی پلاٹ نمبر ۲۹/۴ واقع اقصیٰ چوک (دار البرکات) میں دکانیں تعمیر کر رہا ہے۔ جو کرایہ دار دکانیں کرایہ پر حاصل کرنا چاہیں۔ فوری رابطہ قائم کریں۔ پیشگی کرایہ دے کر دکان الاٹ کروانے والے کو خاص رعائت دی جائے گی۔ پہلے آئیں۔ پہلے حاصل کریں۔

المشتہر: محمد شفیع بھروانہ

چاہ لڈیانہ ضلع جھنگ

رابطہ کیلئے: گلیکسی ہیئر ڈریسر

کالج روڈ۔ ربوہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش اینٹینا

خریدنے کے لئے

نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱- ہال روڈ۔ لاہور

فون ۶۱۶۲۴

۲۲۶۵۰۸

جدید ہومیوپیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ـــــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۷۱

مقدیسی ما اولین مشہرۂ آفاق

حبِ اٹھراء

سو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس -/۱۲۰ روپے

نیران

نرینہ اولاد کی مشہور دوا -/۱۲۰ روپے

زدجامِ عشق

تیس گولی -/۹۰ روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ۔ پاکستان

فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

پتہ